3189 ـ اگر امام نے امامت کی نیت نہ کی ہو اور کچھ لوگ آکر اس کی امامت میں نماز ادا کرنے لگیں تو کیا حکم ہے ؟

سوال

اگر کوئی شخص انفرادی طور پر فرضی نماز ادا کر رہا ہو اور کچھ لوگ آکر اس کی اقتدا میں نماز ادا کرنا شروع کردیں، تو کیا ایسا کرنا جائز ہے، چاہے امام نے جماعت کروانے کی نیت نہ بھی کی ہو، گزارش ہے کہ دلائل کے ساتھ حکم کی وضاحت فرمائیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

انفرادی طور پر نماز ادا کرنے والے شخص کے لیے دوران نماز ہی امامت کی نیت کرنا جائز ہے، اس لیے بعد میں اس کے ساتھ ملنے والوں کی امامت کروا سکتا ہے، اس کی دلیل بخاری اور مسلم شریف کی درج ذیل حدیث ہے:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالی عنہا کے ہاں رات بسر کی اور انہیں کہا کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوں تو مجھے بھی بیدار کردیں تو انہوں نے (قیام اللیل کے لیے) مجھے بھی بیدار کر دیا.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیام کے لیے کھڑے ہوئے اور میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب آکر کھڑا ہو گیا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنی دائیں جانب کر دیا اور جب بھی میں غافل ہو جاتا میرے کان کی لو پکڑ لیتے.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گیارہ رکعت ادا کیں اور پھر بیٹھ گئے حتی کہ میں نے ان کے سونے کی آواز سنی، اور جب طلوع فجر ہو گئی تو انہوں نے فجر کی ہلکی سی دو رکعت ادا کیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (667) صحیح مسلم حدیث نمبر (763).

اس حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انفرادی طور پر نماز ادا کرنا شروع کی تھی اور پھر جب ان کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بھی شامل ہو گئے تو انہوں نے انہیں امام بن کر نماز پڑھائی.

ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر میں جماعت ہو چکنے کے بعد مسجد میں جاؤں اور نماز ادا کرنا شروع کردوں اور تکبیر تحریمہ کے بعد کوئی شخص آکر میرے ساتھ نماز میں شامل ہو جائے حالانکہ میں نے اس کی نیت نہ کی تھی تو کیا اس کی نماز صحیح ہو گی یا نہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

صحیح یہی ہے اور آپ کے لیے مشروع یہی ہے کہ کسی ایك یا زیادہ شخص کے نماز میں شامل ہو جانے کے وقت امامت کی نیت کر لیں، کیونکہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا مطلوب ہے، اور اس میں بہت عظیم فضیلت ہے بعض اہل کا کہنا ہے کہ یہ نفلی نماز میں صحیح ہے.

بلکہ صحیح یہی ہے کہ نفلی اور فرضی دونوں میں صحیح ہے، کیونکہ اصل میں دونوں ہی احکام میں برابر ہیں، مگر جسے کوئی دلیل خاص کر دے اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی خالہ میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا کے گھر میں نماز ادا کر رہے تھے تو ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بھی وضوء کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب کھڑے ہو گئے، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گھما کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا اور انہیں نماز پڑھائی. اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

اور امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انفرادی طور پر نماز ادا کر رہے تھے کہ جابر اور جبار رضی اللہ تعالی عنہما آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں اور بائیں جانب صف بنا کر کھڑے ہو گئے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو اپنے پیچھے کر کے انہیں نماز پڑھائی.

یہ دونوں احادیث اس کی دلیل ہے جو ہم نے بیان کیا ہے، جیسا کہ یہ احادیث اس کی بھی دلیل ہیں کہ ایك شخص امام کی دائیں جانب کھڑا ہو گا اور دو یا زیادہ افراد امام کے پیچھے کھڑے ہونگے.

دیکھیں: مجموع فتاوی و مقالات متنوعۃ الشیخ ابن باز (12 / 151).

واللہ اعلم .